کیا ایک سید دوسرے سید کو زکوۃ دے سکتا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12607

تاریخ اجراء: 24 جمادی الاولی 1444ھ/19 دسمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا سید دوسرے سید کو زکوۃ دے سکتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی نہیں! ایک سید دوسرے سید کو زکوۃ نہیں دے سکتا۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ ساداتِ کرام اور بنو ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ بنو ہاشم سے مراد پانچ خاندان ہیں: آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ حارث بن عبد المطلب۔ **اب خواہ دینے والا سید ہو یا بنو ہاشم ہو بہر صورت انہیں زکوۃ دینا جائز نہیں۔**

البتہ اگر واقعی سادات گھرانے کے کسی فرد کو مدد کی حاجت ہو تو ممکنہ صورت میں زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ کے علاوہ دیگر اموال سے اس کی مدد کی جائے اور اسے اپنے لئے باعث شرف سمجھا جائے کہ یہ عین سعادتمندی کی بات ہے۔

سادات کرام اور بنو ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ولا يدفع إلى بني هاشم، وهم آل علي وآل عباس وآل جعفر وآل عقيل وآل الحارث بن عبد المطلب كذا في الهداية“ یعنی بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور بنو ہاشم سے مراد آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل اور آلِ حارث بن عبد المطلب ہیں، جیسا کہ ہدایہ میں مذکور ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الزکوۃ، ج 01، ص 189، مطبوعہ پشاور)

فتاوٰی رضویہ میں ہے: ”**زکوۃ ساداتِ کرام وسائرِ بنی ہاشم پر حرامِ قطعی ہے** جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلٰثہ بلکہ ائمہ مذاہبِ اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کا اجماع قائم۔“ (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 99، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک سید یا ہاشمی دوسرے سید یا ہاشمی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ جیسا کہ سیدی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ ”زکوٰۃ احوج کو دینا اولٰی ہے خصوصاً جو احوج اپنا قریب ہو یہ حکم مطلق ہے مثلاً بنی ہاشم اپنے اقارب احوجین کو زکوٰۃ دیں یا یہ مخصوص

ہیں بوجہ حدیث: "یابنی ھاشم حرم اللہ تعالیٰ علیکم غسالۃ الناس واوساخھم الخ۔" اے بنی ہاشم! اللہ تعالےٰ نے تم پر لوگوں کا بچاہوا مال اوران کی مَیل حرام کردی ہے الخ کے۔" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "بیشک زکوٰۃ اور سب صدقات اپنے عزیزوں قریبوں کو دینا افضل اور دوچند اجر کا باعث ہے۔۔۔۔ مگر یہ اسی صورت میں ہے کہ وُہ صدقہ اس کے قریبوں کو جائز ہو، زکوٰۃ کے لیے شریعتِ مطہرہ نے مصارف معین فرمادئے ہیں اور جن جن کو دینا جائز ہے صاف بتادئے، **اس کے رشتہ داروں میں وُہ لوگ جنھیں دینے سے ممانعت ہے ہر گز استحقاق نہیں رکھتے، نہ اُن کے دیئے زکوٰۃ ادا ہو** جیسے اپنے غنی بھائی یا فقیر بیٹے کو دینا، **یونہی اپنا قریب ہاشمی کہ شریعت مطہرہ نے بنی ہاشم کو صراحۃً مستثنیٰ فرمالیا ہے** اور بیشک نصوص مطلق ہیں۔۔۔۔۔۔ تو **بیشک حکم احادیث ہاشمیوں پر مطلق زکوٰۃ کی تحریم ہے خواہ ہاشمی کی ہو یا غیر ہاشمی کی**، اور یہی مذہب امام کا ہے اور یہی اُن سے ظاہر الروایۃ اور اسی پر متون، تو یہی معتمد ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص289-286، رضافاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً و ملخصاً)

بہارِ شریعت میں ہے: "بنی ہاشم کو زکاۃ نہیں دے سکتے۔ **نہ غیر انھیں دے سکے، نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔** بنی ہاشم سے مراد حضرت علی و جعفر و عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبد المطلب کی اولادیں ہیں۔" (بہار شریعت، ج01، ص931، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net